روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
# الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 7 مئی 2010ء 22 جمادی الاول 1431 ہجری 7 ہجرت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 100

## اس کے فرمانبردار ہیں

اور وہ کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنالیا ہے۔ پاک ہے وہ بلکہ (اس کی شان تو یہ ہے کہ) اُسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب اسی کے فرماں بردار ہیں۔

﴿البقرہ:117﴾

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پروفیسر ریگ کے حضرت مسیح موعود سے سوال وجواب:۔

سوال:۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ خدا نے یہ خاصہ کیوں رکھ دیا کہ ادنےٰ اعلیٰ کا خادم ہو یا اس کی خوراک بنے اور اس کے سامنے ذلیل رہے۔

جواب:۔ ہم نے تو ابھی بیان کیا ہے کہ خدا کی صفات محبت، رحم اور غضب کی تشریح ہم اس طور سے نہیں کر سکتے جیسا کہ انسانوں میں یہ صفات ہیں۔ انسانی حالت پر خدا تعالیٰ کا قیاس کرنا سخت غلطی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک وسیع نظام ہے جو اس نے اسی طرح بنایا ہے اس نظام میں انسان اپنی حد سے زیادہ دست اندازی نہیں کر سکتا اور یہ مناسب نہیں کہ دقیق در دقیق مصالح خدائی میں دخل دے کر ہر بات میں ایک سوال پیدا کرلے۔ یہ عالم ایک مختصر عالم ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے ایک وسیع عالم رکھا ہے جس میں اس نے ارادہ اور وعدہ کیا ہے کہ سچی اور ابدی خوشحالی دی جاوے گی۔ ہر دکھ جو اس جہان میں ہے اس کا تدارک اور تلافی دوسرے عالم میں کردی جاوے گی۔ جو کمی اس جہان میں پائی جاتی ہے وہ آئندہ عالم میں پوری کردی جاوے گی۔ باقی رہا دکھ، درد، تکلیف، رنج و محن، یہ تو ادنیٰ و اعلیٰ کو یکساں برداشت کرنا پڑتا ہے اور یہ اس نظام عالم کے قیام کے واسطے لازمی اور ضروری تھے۔ اگر وسیع نظر سے دیکھا جاوے تو کوئی بھی دکھ سے خالی نہیں۔ ہر مخلوق کو علیٰ قدر مراتب اس میں سے حصہ لینا ہی پڑتا ہے البتہ کسی کو کسی رنگ میں ہے اور کسی کو کسی رنگ میں۔ اگر باز چڑیوں اور پرندوں کو کھاتا ہے تو شیر، چیتے اور بھیڑیئے انسان کے بچوں کو بھی کھا جاتے ہیں۔ سانپ بچھو وغیرہ بھی ستاتے ہیں۔ غرض یہ سلسلہ تو اس طرح سے چل رہا ہے اس سے خالی کوئی بھی نہیں۔ البتہ ان کی تلافی اور تدارک کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا عالم رکھا ہے۔ اسی واسطے تو قرآن شریف میں اس کا نام مالک یوم الدین بھی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ انسان خوشحال ہو مگر ممکن ہے کہ پرند چرند اس سے بھی زیادہ خوشحال ہوں۔ یہ دنیا ایک عالم امتحان ہے۔ اس کے حل کرنے کے واسطے دوسرا عالم ہے۔ اس دنیا میں جو تکالیف رکھی ہیں اس کا وعدہ ہے کہ آئندہ عالم میں خوشی دے گا۔ اگر اب بھی کوئی کہے کہ کیوں ایسا کیا اور ایسا نہ کیا؟ اس کا یہ جواب ہے کہ وہ تحکم اور مالکیت بھی تو رکھتا ہے۔ اس نے جیسا چاہا کیا کسی کو اس کے اس کام پر اعتراض کی گنجائش اور حق نہیں۔

دوسری بات جو قابل غور ہے یہ ہے کہ چونکہ تکالیف انسانی، تکالیف حیوانی سے بڑھی ہوئی ہیں (اسی واسطے انسانی اجر بھی حیوانی اجر سے بڑھا ہوا ہوگا) تکالیف انسانی دو قسم کی ہیں۔ ایک تکالیف شرعیہ دوسری تکالیف قضا و قدر۔ تکالیف قضا و قدر میں انسان و حیوان مشترک اور قریباً برابر ہیں۔ اگر انسان کے ہاتھ سے حیوان مرتے ہیں تو حیوانوں کے ہاتھ سے آخر انسان بھی تو مرتے ہیں۔ اسی طرح اور اور تکالیف میں بھی ان کا آپس میں ایک قسم کا اشتراک پایا جاتا ہے۔

باقی تکالیف شرعیہ میں انسان کے ساتھ حیوانات کا کوئی اشتراک نہیں ہے۔ احکام شرعیہ بھی ایک قسم کی چھری ہے جو انسانی گردن پر چلتی ہے مگر حیوان اس سے بری الذمہ ہیں۔ امور شرعیہ بھی ایک موت ہیں جو انسان کو اپنے اوپر وارد کرنی پڑتی ہے۔ پس اس طرح سے ان باتوں کو یکجائی طور سے دیکھنے سے صاف معلوم ہوگا کہ تکالیف انسانی تکلیف حیوانی سے بہت بڑھی ہوئی ہیں۔

تیسری بات جو قابل یاد ہے یہ ہے کہ انسانی حواس میں بہت تیزی ہے۔ انسان میں قوت احساس زیادہ پائی جاتی ہے۔ حیوانات یا نباتات اس کے مقابل میں بہت کم احساس رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حیوانات کو اتنی عقل بھی نہیں دی گئی۔ عقل سے ہی شعور پیدا ہوتا ہے۔ حیوانات میں چونکہ عقل و شعور بہت کم درجہ کا ہوتا ہے۔ اسی واسطے ایک قسم کی مستی کی حالت میں رہتے ہیں۔ احساس کا مسئلہ زیادہ تر انسان میں پایا جاتا ہے۔ حیوانات میں یہ قویٰ ایسے کم درجہ کے ہیں کہ گویا نہ ہونے کے برابر ہیں۔ پس حیوانات ان تکالیف کا بہت کم احساس کرتے ہیں اور ممکن ہے کہ بعض اوقات بالکل ہی نہ کرتے ہوں۔

اب جائے غور ہے کہ دنیا میں ان تکالیف کا بوجھ کس پر زیادہ ہے آیا انسان پر یا حیوان پر؟ صاف ظاہر ہے کہ انسان ہی کو ان مشکلات دنیوی میں بہ نسبت حیوانات کے زیادہ حصہ لینا پڑتا ہے۔

﴿ملفوظات جلد پنجم ص 673﴾

## رات دن قرآن کریم کو پڑھو

مجلس شوریٰ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ احباب جماعت کا علمی معیار بلند کرنے کے لئے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا۔ ترجمہ سے پڑھنا اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنا بہت ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں۔

''صرف قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جس کے مطالب کبھی ختم نہیں ہوتے۔ رات دن قرآن کریم کو پڑھو۔ قرآن کے حقائق کبھی ختم نہ ہوں گے۔ اس کی حکمتیں نکلتی چلی آتی ہیں اور ہر لفظ پُر حکمت معلوم ہوتا ہے۔ پرانے زمانہ کی کہانیوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک تھیلی ہوتی تھی جس میں سے ہر قسم کے کھانے نکلتے آتے تھے۔ مگر یہ تو وہمی اور خیالی بات تھی۔ قرآن کریم واقع میں ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔''

(فضائل القرآن (۴) انوار العلوم جلد 12 صفحہ 423)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

## واقفین نو کی آمین

جن واقفین نو لڑکوں نے امسال پہلی مرتبہ 28 مئی 2009ء تا 26 مئی 2010ء قرآن کریم مکمل کیا ہے۔ ان کی دوسری سالانہ آمین 27 مئی 2010ء کو رفیع بینکوئیٹ ہال میں ہو رہی ہے۔ اپنے بچوں کے نام 10 مئی تک اپنے محلے کے سیکرٹری وقف نو کو پہنچا دیں۔ نام ملنے پر دعوت نامہ بھیجا جائے گا۔

﴿سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ﴾

5

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا سفر یورپ

## اٹلی میں نومبائعین سے ملاقات، استقبالیہ سے خطاب، خطبہ جمعہ، تقریب آمین اور ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم ومحترم منیر احمد جاوید صاحب۔ پرائیویٹ سیکرٹری لندن

## 14/اپریل 2010ء

### ملاقاتیں

دن کے پہلے وقت تو حضور انور ایدہ اللہ اپنے کمرہ میں ہی تشریف فرما رہے اور دفتری امور میں مصروف وقت گزارا۔ شام کو 5 بجے آپ ''بیت التوحید'' تشریف لے گئے۔ پہلے نماز ظہر وعصر پڑھائیں اور پھر اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں شام 7 بجے تک آپ نے 109 مرد و خواتین اور بچوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ جب حضور انور ملاقاتوں کے لئے تشریف لائے تو مشن ہاؤس کے ساتھ والی پراپرٹی کے ہال کے نزدیک کار پارک کی گئی۔ مشن ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے محترم فاطر ملک صاحب نے عرض کی کہ یہ ہال ان دنوں کے لئے ہم نے کرایہ پر لیا ہوا ہے تو حضور انور نے دریافت فرمایا کیا اس کا مالک یہ پراپرٹی نہیں بیچتا؟ انہوں نے بتایا کہ جی حضور بیچتا ہے۔ حضور نے پوچھا کتنا احاطہ ہے اور قیمت کیا ہے؟ عرض کی کہ اس سے پوچھا تو ہے لیکن ابھی تک اس نے کچھ بتایا نہیں۔ اس کے علاوہ آخری گھر والی فیملی بھی اپنا گھر بیچنا چاہتی ہے۔

پھر حضور پرنور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہاں جمعہ ہوتا ہے؟ محترم صدر صاحب نے بتایا کہ باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کتنی حاضری ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی کہ بیس سے تیس تک ہو جاتی ہے۔ اس پر حضور نے پوچھا کہ امامت کون کرواتا ہے؟ محترم ملک صاحب نے عرض کی کہ مکرم انور صاحب اگر یہاں ہوں تو وہ پڑھاتے ہیں ورنہ مکرم آصف وڑائچ صاحب یا پھر کوئی اور دوست پڑھا دیتے ہیں۔

### نومبائعین سے ملاقات

آج ملاقات کرنے والوں میں مراکش، الجزائر، اور مصر کے نومبائعین بھی شامل تھے جن کے خلافت احمدیہ کے ساتھ پیار و محبت کے انداز ہمیشہ کی طرح سب سے نرالے اور فدائیت کے جذبہ سے معمور تھے۔ ان عرب دوستوں سے ملاقات کے دوران عموماً حضور یہ دریافت فرماتے کہ کب بیعت کی ہے اور کیا جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں پوری تسلی کر لی ہے؟ نیز پوچھتے کہ کس ملک سے تعلق رکھتے ہیں؟ پھر ہر عرب دوست کو الیس اللہ والی انگوٹھی پہلے حضرت اقدس مسیح موعود کی انگوٹھی سے مَس کر کے اور پھر اپنی انگلی میں پہن کر عطا فرماتے۔ یوں تو اکثر عرب دوست ملاقات کے دوران اشکبار ہو جاتے لیکن جب انگوٹھی ملتی تو پھر کئی دوست جذبات سے مغلوب ہو کر رو ہی پڑتے اور بار بار حضور انور کے دست مبارک کو بوسہ دیتے، چومتے اور آنکھوں سے لگاتے۔ ایک دوست جو کہ تیونس کے رہنے والے ہیں۔ وہ ملاقات کے لئے تین چار دوستوں کے ایک گروپ میں شامل تھے۔ ملاقات کے لئے کرسی پر بیٹھے تو اپنا سر حضور کی ٹیبل پر رکھ کر مسلسل روتے رہے۔ اسی حالت میں انہوں نے اپنی ملاقات کا تقریباً سارا وقت گزار دیا اور مشکل سے ہی حضور انور کے سوالوں کا کوئی جواب دے سکے۔

### استقبالیہ

آج جماعت کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جس میں San pietro in casale کے مئیر کے علاوہ اردگرد کے نزدیکی علاقوں کے مئیرز اور کونسلرز تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ تقریب ساڑھے سات بجے شروع ہو کر رات نو بجے کے بعد تک جاری رہی۔

تلاوت قرآن کریم سے اس کا آغاز ہوا جو مرکزی بنگلہ ڈیسک لندن کے انچارج مکرم فیروز عالم صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالفاطر ملک صاحب (نیشنل صدر جماعت اٹلی) نے معزز مہمانوں کے سامنے جماعت اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف پیش کیا اور بتایا کہ ہر مذہب آخری زمانہ میں جس مسیحا کی آمد کا منتظر تھا وہ مسیح ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں ظاہر ہو چکے ہیں اور آج ان کے پانچویں خلیفہ ہمارے درمیان موجود ہیں اور اس وقت اٹلی کے تاریخی دورہ پر یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔

محترم صدر صاحب کے تعارفی نوٹ کے بعد San Pietro in Casale کے مئیر جناب Roberto Bruneli نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انھوں نے حضور انور ایدہ اللہ کو San Pietro in Casale تشریف لانے پر خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ وہ جماعت کے مفاہمانہ طرز عمل اور شرافت کے معترف ہیں۔ اس تقریب میں تین مئیرز اور درجن بھر کونسلرز کے علاوہ نیشنل پولیس فورس (Carabineri) کے تین اور Polizia Municipale کے دو باوردی اہلکار بھی شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ کئی سماجی اور سیاسی وابستگیاں رکھنے والے افرد بھی تشریف لائے۔ San Pietro کے مئیر نے حضور انور کی خدمت میں ایک تحفہ بھی پیش کیا۔ ان کے بعد راوینہ Ravenna کی کونسل کے نمائندہ جناب Assesore Ilario Farabegoli نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ وہ Comune di Ravenna کے مئیر کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ آپ نے بھی حضور انور ایدہٗ اللہ کو اٹلی آمد پر خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ ہمارے شہر کے ساتھ جماعت احمدیہ کا ایک گہرا اور قریبی تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ اٹلی کا پہلا جلسہ سالانہ راوینہ میں ہی منعقد ہوا تھا۔ اور مجھے بھی اس میں شرکت کی سعادت ملی تھی۔ اس کے علاوہ آپ کے ایک رکن ہماری کونسل کے منتخب کونسلر ہیں۔ ہم مذہبی آزادی اور رواداری کے قائل ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہماری کونسل نے حال ہی میں ایک بیت کی منظوری بھی دی ہے۔ میں نے اکثر آپ کے جلسوں میں ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' کا ماٹو آویزاں دیکھا ہے۔ اگر ہم سب اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں تو دنیا میں حقیقی امن قائم کیا جا سکتا ہے۔

Assesore نے حضور انور ایدہٗ اللہ کی خدمت میں چاندی کی ایک شیلڈ پیش کی جو راوینہ شہر سے متعلق تھی۔ اس شیلڈ میں تاریخی مقامات کے ماڈل کے نیچے یہ الفاظ تحریر تھے۔

''His holliness حضرت میرزا مسرور احمد کی خدمت میں Assesore Ilario Farabegoli

Comune di Ravenna ,

14/04/2010

بعدازاں راوینہ کے ایک ڈسٹرکٹ Roncalceci کے صدر جناب Gianfranco Moschini نے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے خیرسگالی کا اظہار کیا اور بتایا کہ آپ کی جماعت کے رکن مکرم توصیف احمد قمر صاحب ہمارے علاقہ کے منتخب کونسلر ہیں۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ انھوں نے مجھے جماعت سے متعارف کرایا اور اس تقریب میں مدعو کیا۔ جناب Gianfranco Moschini نے حضور کی خدمت میں ایک سنہری شیلڈ پیش کی جو سونے کے پانی سے تیار کی گئی تھی۔ اور اس پر تحریر تھا۔

His Holliness امن کے سفیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس میرزا مسرور احمد کو اٹلی میں خوش آمدید۔

Gianfranco Moschini

Presidente Circoscrizione

Roncalceci -Comune di Ravenna

14/04/2010

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔ جو کہ انگریزی زبان میں تھا۔ محترم عبدالفاطر ملک صاحب نیشنل صدر جماعت اٹلی کو ساتھ کے ساتھ اس کا اطالوی زبان میں رواں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔

### حضور انور کا خطاب

تشہد وتعوذ کے بعد آپ نے فرمایا:

میں تمام معزز حاضرین کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جو ہماری دعوت پر یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ آپ کی فراخ دلی کا ثبوت ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ (دین) کے خلاف مہم اور نفرت کا دور دورہ ہے۔ اور مخالفین ...... کو ایک انتہا پسند مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ دنیا میں مذاہب بہت ہیں۔ ان میں محض ...... کو کیوں نشانہ بنایا جاتا ہے، اس بارے میں میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اگر دیانتداری سے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ ...... کی ابتدا میں ہی ...... دشمنی کا دور شروع ہو گیا تھا تاہم اب بعض ...... انتہا پسندوں نے بھی جانتے ہوئے یا انجانے میں ...... کے حسین چہرہ کو داغدار کیا ہے۔ کسی مذہب کی اگر خوبصورتی دیکھنی ہو تو اس کی مذہبی کتاب کو دیکھیں ورنہ اگر مخالف کی بات پر ہی فیصلہ کیا جائے تو دیکھیں کہ بائبل کی تعلیم ہے کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا گال بھی آگے کر دو۔ لیکن امریکہ اور دیگر ممالک کا عراق اور دوسرے ممالک میں جو سلوک ہے۔ اسے ہم انصاف پسندانہ نہیں کہہ سکتے۔ برطانیہ میں ایک پبلک انکوائری ہوئی ہے۔ججوں اور سول سوسائٹی کی رائے پر مبنی اس انکوائری میں بتایا گیا ہے کہ عراق پر حملہ سراسر ظلم ہے لیکن اس کے لئے بائبل کو ذمہ دار نہیں قرار دیا جا سکتا۔

اسی طرح اگر ...... تعلیم کو جاننا مقصود ہو تو قرآن کو دیکھیں نہ کہ بعض ...... فرقوں کے طرز عمل کو۔ احمدیہ ...... جماعت کا موقف یہ ہے کہ قرآن اور ...... انصاف اور امن کی تعلیم دیتے ہیں اور آج اسی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اور اس تعلیم اور سنت رسول کے مطابق حضرت مسیح موعود نے حقیقی ...... تعلیم پیش فرمائی ہے۔ سورۃ المائدہ آیت 33 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص بلا وجہ کسی شخص کو قتل کرتا ہے گویا اس نے تمام انسانیت کا قتل کر دیا۔ پس غیر قانونی قتل اور خون کرنا ساری نسل انسانی کے قتل کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ جو شخص ایسے فعل کا مرتکب ہوتا ہے وہ خلاف اسلام کام

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ ...... شدت پسندی کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ ...... تو یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی ایک انسان کو بلا جواز نقصان پہنچاتا ہے تو گویا وہ ساری دنیا کا امن برباد کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ انسانیت کے حقیقی علمبردار تھے۔ آپ کی مکی زندگی کا جائزہ لیں تو تیرہ سالہ مکی زندگی گواہ ہے کہ مشرکین مکہ نے تمام تر ظلم کیے۔ مکہ سے نکالا اور ہجرت پر مجبور کیا۔ مگر آپ ﷺ کو جب بھی موقعہ ملتا آپ ان کیلئے دعا کرتے اور فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے۔ ایک دفعہ سخت قحط سالی تھی لوگ مر رہے تھے۔ اس حال میں ابوسفیان آپ ﷺ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہے تو آنحضرت ﷺ بلا توقف اپنے بدترین دشمنوں کے واسطے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بارش ہوتی ہے اور قحط سالی دور ہو جاتی ہے۔ لیکن جب خوشحالی آتی ہے تو وہ لوگ پھر دشمنی اور شرارتوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ جیسے اخلاق حمیدہ رکھنے والے شخص کے لئے کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ انتہا پسندی اور تخریب کاری کی تعلیم دیتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 257 کی روشنی میں ...... تعلیم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مذہب میں جبر جائز نہیں ہے۔ اس کی مثال کے طور پر حضور انور نے حضرت عمرؓ کے ایک غلام کا ذکر فرمایا۔ جو خود کہتا تھا کہ عمرؓ مجھے اسلامی تعلیم کے بارے میں تو سمجھاتے تھے لیکن آپ نے کبھی بھی مجھے قبول اسلام پر مجبور نہیں کیا۔ بلکہ حضرت عمرؓ خود فرماتے تھے کہ لا اکراہ فی الدین۔ آپؓ نے اپنے انتقال سے پہلے اس غلام کو آزاد کر دیا اور یہ اسلام اور قرآن کی تعلیم کا ہی نتیجہ تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ زبردستی کی تعلیم ہے یا یہ تعلیم امن کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ دشمن نے کہاں سے سنا ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ اب سوال یہ ہے کہ جن کو جبراً مسلمان بنایا گیا ہو۔ کیا وہ اتنی قربانی دے سکتے ہیں؟ کہ جنگ کے دوران چند مسلمان کئی ہزار کے مقابلے پر کھڑے ہو جائیں۔ نہیں بلکہ جن کے دل ایمان کے نور سے پُر ہوں صرف وہی یہ قربانی دے سکتے ہیں۔ ...... ایمان کی آزادی اور ضمیر کی آزادی کی جو تعلیم دیتا ہے اس بارے میں ایک حدیث پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ دشمن کی شکست کے باوجود اس کے احساس شکست کو دور کرنے کے لئے آپ نے فرمایا کہ تمہاری دشمنی کے باوجود میں ان اصولوں کو ترک نہیں کر سکتا جن کے لئے میں جنگ کر رہا ہوں۔ اور پھر فرمایا کہ تم پر کوئی گرفت نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ ہر آزادی تمہیں حاصل ہے۔ آپ نے ذمیوں سے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول تمہیں امن کی یقین دہانی کراتے ہیں۔ حضور انور نے اس موقع پر سورۃ مائدہ کی آیت 9 کا ترجمہ پڑھ کر فرمایا کہ اس آیت کے مطابق بھی ...... مذہبی معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتا بلکہ ہر شخص کو ضمیر کی آزادی دی گئی ہے۔

اس واضح تعلیم کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر جہاد کیا ہے جو آج ہر شخص کی زبان پر ہے اور جس کے حوالہ سے ...... کو جنگجو قرار دیا جاتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس زمانہ میں یہ جنگیں لڑی گئی تھیں اس زمانہ کا تجزیہ کریں ورنہ انصاف نہیں ہوگا۔

اسی بارہ میں حضرت مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے مکہ میں دشمنوں کے ہاتھوں کافی سختی کا سامنا کیا اور ظلم سہے۔ تیرہ سالوں تک ایسے دردناک حالات کا سامنا کیا کہ محض ان کے تصور سے ہی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ آپ کے بہت سے اصحاب اور قریبی مارے گئے، زہر دیے گئے۔ منشاء الٰہی کے مطابق انھوں نے ہجرت کی لیکن دشمن نے پیچھا نہ چھوڑا۔ جب ظلم کی انتہا ہو گئی اور اسلام کے مٹ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے دفاع میں ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی۔ اصل میں وہ لوگ اور ان کے مددگار ظلم کی وجہ سے قابل سزا ٹھہرے۔ بے انتہاء ظلم کے باوجود جب مکہ فتح ہوا تو آپ نے سب کو معاف کر دیا۔

دفاع کی تعلیم کے باوجود قرآن کی مستقل تعلیم یہ ہے کہ حد سے تجاوز نہیں کرنا۔ چنانچہ سورۃ بقرہ آیت نمبر 194 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنگ کرو جب تک فتنہ ختم نہ ہو جائے۔ فرمایا: اگر وہ باز آجائیں تو پھر تم بھی رک جاؤ کیونکہ تمہارا مقصد امن کا قیام ہے۔ جو ظلم کرتے ہیں ان کے سوا کسی کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھانا۔

جنگ سے قبل آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں، بچوں، اور بوڑھوں کو قتل نہیں کرنا۔ کسی کا مثلہ نہیں کرنا یعنی اس کے جسم کے اعضاء کو نہیں کاٹنا۔ کسی راہب کو قتل نہیں کرنا اور کسی عبادت گاہ پر حملہ نہیں کرنا، اور نہ ہی اسے جلانا ہے اور کسی پھلدار درخت کو نہیں کاٹنا۔ ہمارے آقا و مولا آنحضرت ﷺ فتح کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ کسی زخمی کو قتل نہیں کرنا۔ جان بچا کر بھاگتے دشمن کا پیچھا نہیں کرنا۔ اور قیدیوں سے حسن سلوک سے پیش آنا ہے۔

کیا کوئی خونی اور تشدد پسند ایسی اعلیٰ تعلیم دے سکتا ہے؟ پس میری آپ سے درخواست ہے کہ چند انتہا پسندوں کی وجہ سے ...... کو ملزم نہ قرار دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میری ان باتوں کو آگے لوگوں تک بھی پہنچائیں تاکہ دنیا میں امن اور سلامتی پیدا ہو اور دنیا تباہی سے بچ جائے۔ آخر پر آپ نے ایک دفعہ پھر تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ حضور کے خطاب کے بعد حاضرین نے اپنے روایتی انداز میں بھرپور تالیاں بجا کر حضور انور کے خطاب کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔

اس کے بعد آپ نے دعا کروائی اور دعا کے بعد معزز مہمانوں کی کھانے سے تواضع کی گئی۔

# مہمانوں کے تاثرات

کھانے کے دوران San Pietro in Casale کے میئر Mr. Poberto کے ساتھ حضور انور کی مختصر سی گفتگو ہوئی لیکن انہوں نے دوسروں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھ کر ہمارے نیشنل صدر صاحب سے کہا کہ آپ کے حضور اتنا بلند مرتبہ رکھنے کے باوجود ایک نہایت خوش اخلاق شخصیت کے مالک انسان ہیں۔

کھانے کے دوران مشن ہاؤس کے بارہ میں بھی میئر سے بات ہوئی تو میئر نے کہا کہ اس جگہ پر جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں پر ان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ انہوں نے مشن کے لیے اجازت وغیرہ کے سارے طریق میں جماعت احمدیہ اٹلی کی کوشش کو سراہا اور جماعت کے قانون اور اصول کے مطابق چلنے کی روایت کو پسند کیا۔ حضور انور نے ان کو بتایا کہ ہم ہمیشہ قانون کے مطابق چلنے والے لوگ ہیں اور اس بات کی گواہی دنیا میں 190 سے زیادہ ملک دیتے ہیں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ نیز حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت کی تعلیم یہ ہے کہ جس ملک میں رہیں وہاں کی حکومت کی فرمانبرداری میں رہیں۔

ہمارے مشن ہاؤس کے نزدیکی شہر Galliera کی میئر (جو کہ ایک خاتون ہیں) کی طرف سے محترم صدر صاحب کو E.Mail کے ذریعہ استقبالیہ تقریب سے پہلے یہ پیغام ملا کہ ان کی کونسل کی اسی شام اور اسی وقت ایک میٹنگ ہے جس کی وجہ سے وہ اس تقریب میں شامل نہیں ہوسکیں گی۔ لیکن بعد میں انہوں نے خود ہی محض اس لئے اپنی میٹنگ کو ملتوی کر دیا تاکہ ہمارے ڈنر میں شامل ہوسکیں۔

کھانے کے بعد حضور انور مہمانوں کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ہر Table پر تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اچھی طرح کھانا کھایا ہے؟ اس دوران حضور انور سے حاضرین کا تعارف بھی کروایا گیا۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے ہر ایک کے پاس رکتے، حال احوال دریافت فرماتے اور مہمانوں سے مختصر بات چیت بھی فرماتے۔ اس دوران حضور انور نے فرمایا کہ مہمانوں میں عورتوں کی کافی تعداد ہے۔ اس پر San Pietro in Casale کے میئر نے بتایا کہ ان کی کونسل میں Majority Party میں کل گیارہ کونسلرز میں سے سات کونسلر عورتیں ہیں اور ان میں بھی زیادہ تر Young عمر کی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک اچھی بات ہے۔ اس لیے کہ جہاں عورتیں ذمہ داری کی پوزیشن میں ہوں وہاں ترقی بہت تیزی سے ہوتی ہے۔ عورتیں زیادہ اچھا کام کرتی ہیں۔ ترقی کرنی ہے تو ان کو خدمت کا موقعہ دیں۔

اس تقریب کے مہمانوں میں وہ آرکیٹیکٹ اور ان کا بیٹا بھی شامل تھے جنہوں نے ہمارے مشن ہاؤس کی اجازت وغیرہ کے لیے جماعت کی پیروی کی تھی۔ حضور نے ان کے بیٹے کے ساتھ تعارف ہونے پر دریافت فرمایا کہ کیا یہ بھی آرکیٹیکٹ ہیں؟ اس پر آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ ظاہر ہے ایک آرکیٹیکٹ نے آرکیٹیکٹ ہی پیدا کرنا تھا۔ اس پر حضور بہت محظوظ ہوئے۔

اس عشائیہ کے دوران حضور انور کے خطاب کو بہت سراہا گیا۔ مہمانوں کا یہ تاثر تھا کہ حضور کے خطاب کا یہ پیغام نہایت واضح ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ حضور انور نے ان کے ان تاثرات کو سن کر محترم صدر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ M T A کی ریکارڈنگ سے اس خطاب کا پورا متن لے کر اس کا ترجمہ کیا جائے اور اس کو بطور پمفلٹ شائع کیا جائے اور اس ڈنر میں شامل ہونے والے لوگوں کو خاص طور پر اس کی کاپی بھجوائی جائے۔

اس تقریب کے بعد جب San Pietro in Casale کے میئر اور ان کی سیکرٹری سے محترم نیشنل صدر صاحب کی بات ہوئی تو انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ پروگرام "Bellissimo" رہا جس کا مطلب ہے کہ یہ ایک نہایت ہی خوبصورت پروگرام تھا نیز جماعت احمدیہ کی میزبانی کو انہوں نے "Squisito" یعنی نہایت عمدہ قرار دیا۔

استقبالیہ تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ساڑھے نو بجے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر واپس اپنے ہوٹل تشریف لے گئے۔

## 15/اپریل 2010ء

پہلا وقت حضرت صاحب نے ہوٹل میں ہی مختلف دفتری مصروفیات میں گزارا اور شام 5 بجکر 30 منٹ پر آپ نے مشن ہاؤس "بیت التوحید" میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

## تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد اٹلی کی مختلف جماعتوں کے قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والے بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ حضور پُرنور نے ان سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور آخر پر دعا کروائی۔ جن خوش نصیب بچوں کو قرآن کریم سنانے کی سعادت ملی ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

1۔ عزیزم سمیع اللہ احمد ابن مکرم اشفاق احمد صاحب آف بلونیہ

2۔ عزیزم یمان بن شاہد ابن مکرم شاہد خلیل صاحب آف راوینہ

3۔ عزیزم عطاء الصبور ابن مکرم اصغر علی صاحب آف روم

4۔ عزیزم عمران احمد ظفر ابن مکرم ظفر اقبال صاحب آف بلونیہ

5۔ عزیزہ رافعہ افضل بنت مکرم محمد افضل صاحب آف روم

6۔ عزیزہ ہالہ زینب بنت مکرم آفتاب احمد صاحب آف راوینہ

7۔عزیزہ تابندہ قمر بنت مکرم توصیف احمد قمر صاحب آف راوینہ

8۔عزیزہ تہنیت قمر بنت مکرم توصیف احمد قمر صاحب آف راوینہ

9۔عزیزہ ایمن رحمان بنت مکرم طاہر احمد چوہدری صاحب آف بریشیا

## ملاقاتیں

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے۔ اور 27 فیملیز کے 117 افراد نے آپ سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اسی طرح 39 افراد نے بھی 8 گروپس کی صورت میں اپنے آقا سے ملاقات کرکے دل کی پیاس بجھانے کی کوشش کی اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔

## آرکیٹیکٹ سے ملاقات

آج کی ملاقاتوں کے دوران ہمارے مشن کے آرکیٹیکٹ Mr. Persi خصوصی طور پر ملاقات کا وقت لے کر حضور پرنور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ان کے ہمراہ ان کا بیٹا بھی تھا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ اٹلی کے مشن ہاؤس ''بیت التوحید'' کی خرید کے وقت لوکل کونسل سے اجازتیں وغیرہ لینے کی کارروائی میں اپنی ماہرانہ خدمات بھی مہیا کی تھیں اور اس کے بعد جب مشن ہاؤس کے خلاف ایک مخالف ہوا چلی تو اس دوران بھی انہوں نے جماعت کی قانونی اور Technical پوزیشن کی وضاحت کرکے ہمارا دفاع کیا اور ہر جگہ ہمارا ہر ممکنہ ساتھ دیا۔ ان کی دیرینہ خواہش تھی کہ اگر کبھی حضور انور اٹلی تشریف لائیں تو کسی طرح انہیں بھی ملاقات کا شرف حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ان کی آج کی یہ ملاقات اسی خواہش کے احترام میں تھی۔ ملاقات کے دوران انہوں نے حضور انور کو مشن ھاؤس کی renovation کے پراجیکٹ کے بارہ میں بریف کیا۔ مشن ہاؤس کے سامنے جو زمین ہماری ملکیت ہے اس کا وہ کونہ جو کہ ایک چھوٹے سے قبرستان کے نزدیک ہے اس کے بارہ میں بھی بتایا کہ اپنے پراجیکٹ میں ہم نے وہاں ایک چھوٹا سا تالاب نما حصہ رکھا ہے جس کے اوپر پانی میں اگنے والے پودے لگائے جائیں گے۔ حضور نے پوچھا: کیا وہاں بچوں کے لئے ایک چھوٹا سا پارک اور play area بنایا جا سکتا ہے؟ تو آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ جی بن سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ پھر اس کو ذہن میں رکھیں لیکن اگر بنے تو مناسب احاطہ ہو۔ یونہی چھوٹا سا نہ ہو۔ پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہاں بیت بن سکتی ہے؟ آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ بن تو سکتی ہے لیکن اس کی اجازت وغیرہ کے لئے وقت لگے گا کیونکہ یہ زرعی علاقہ ہے اور اس کی Designation تبدیل کروانی ہوگی۔ آرکیٹیکٹ صاحب نے کاغذ پر ایک ڈیزائن بنا کر دکھایا کہ ان کے ذہن میں بیت کا کچھ اس طرح کا نقشہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر اس کے ساتھ ایک ہال ہو جو کہ جماعت کے احباب کے علاوہ لوکل کمیونٹی بھی استعمال کر سکے تو کیا ایسا ممکن ہے۔ آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ میرے ذہن میں بھی اسی قسم کا خیال تھا اور یوں لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم دونوں سے مخاطب ہے۔ حضور ان کی اس بات پر مسکرا دیئے۔

پھر آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ میرے ذہن میں یہاں ایک لائبریری بنانے کا بھی خیال تھا۔ حضور نے ان کے اس خیال کو بھی پسند فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ مشن ہاؤس کی renovation کا پراجیکٹ تو ایک چھوٹا سا پراجیکٹ ہے۔ اصل پراجیکٹ تو بیت بنوانے کا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں احساس ہے کہ اس کام پر وقت لگے گا لیکن آپ اس پر فوری کام شروع کر دیں اور اس کے لئے راستہ ہموار کرنے کی کوشش کریں۔ آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ میں فوراً میئر سے رابطہ کرکے اس بارہ میں بات کروں گا۔ آخر میں آرکیٹیکٹ صاحب اور ان کے بیٹے نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور رخصت کی اجازت چاہی۔

ملاقاتوں کے بعد 8 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے ہال میں تشریف لے گئے اور نمازیں پڑھانے کے بعد واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

## 16/اپریل 2010ء

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ پونے دو بجے دوپہر ہوٹل سے ''بیت التوحید'' کیلئے روانہ ہوئے جہاں آپ نے دو بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

## ایم ٹی اے کی ٹیم کی آمد

انٹرنیٹ کے ذریعہ MTA پر اس خطبہ کی Live Transmission کیلئے جمعرات کو ایم ٹی اے کی ٹیم نے بذریعہ ہوائی جہاز لندن سے اٹلی پہنچنا تھا مگر Iceland میں آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کی وجہ سے فلائٹس منسوخ ہونے کے بعد انہیں یہ طویل سفر بذریعہ کار طے کرنا پڑا۔ جمعہ کی صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ MTA کی ٹیم کی کوئی خبر ہے؟ بتایا گیا کہ رات کو بارہ بجے فون پر ان سے بات ہوئی تھی۔ اس وقت وہ فرانس اور اٹلی کے بارڈر سے کوئی ایک گھنٹہ کے فاصلہ پر تھے اور ابھی تقریباً چھ گھنٹے کا سفر باقی تھا۔ اس کے بعد پھر رابطہ نہیں ہوا۔

حضور نے دریافت فرمایا کہ کس روٹ سے آرہے ہیں؟ محترم صدر صاحب نے عرض کی کہ فرانس سے گزرنے کے بعد جنیوا کے قریب سے ایک روٹ اٹلی کو آتا ہے جو Turin کے پاس سے گزر کر Bologna کی طرف آتا ہے اور وہ اسی راستے سے آرہے ہیں۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ نے تازہ صورتحال پتہ کرنے کی ہدایت فرمائی تو فون کرنے پر پتہ چلا کہ اب وہ مشن ہاؤس سے تقریباً ایک گھنٹہ کی مسافت پر ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کسی لوکل دوست سے ان کی بات کروا دیں تا کہ وہ انہیں ٹھیک طریقہ سے رستہ وغیرہ سمجھا دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اس طرح پوری تسلی ہونے کے بعد حضور انور اپنے کمرے میں تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ انٹرنیٹ سٹریم کے ذریعے Relay ہونا تھا اور اس کے لئے تجربات اگرچہ پہلے کر لئے گئے تھے اور ان میں سٹریمنگ ٹھیک بھی رہی تھی لیکن انٹرنیٹ سپیڈ میں کمی بیشی ہوتے رہنے کی وجہ سے منتظمین کو فکر تھی کہ کہیں خطبہ کے دوران یہ رابطہ منقطع نہ ہو جائے۔ اس خیال سے Backup کے طور پر ایک فون لنک بھی رکھا ہوا تھا تا کہ کم از کم آڈیو رابطہ تو جاری رہے لیکن خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ خطبہ جمعہ کے دوران انٹرنیٹ سپیڈ مطلوبہ سطح پر آکر Stabilize ہو گئی اور اٹلی کی سرزمین سے یہ خطبہ جمعہ کسی قسم کی مشکل کے بغیر ساری دنیا میں MTA کے ذریعہ صاف طور پر سنا گیا۔ حضور کے اس خطبہ کے اہم نکات افادۂ عام کے لئے یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔

## خطبہ جمعہ

حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات کی روشنی میں احباب جماعت کو عبادت، تقویٰ، شکرگزاری، باہمی بھائی چارہ، اصلاح نفس اور دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی اور نظام خلافت اور نظام جماعت سے وابستہ رہنے اور اطاعت و احترام کے رشتہ کو مضبوط تر کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اٹلی کی جماعت کو یہ جگہ دو سال پہلے خریدنے کی توفیق ملی۔ سنٹر کے حصول میں گو کچھ مشکلات پیش آئیں جن کی ایک وجہ دین مخالف لوگ ہیں اور دوسری عام ...... کی ...... کو بدنام کرنے والی حرکات۔ لیکن جیسے جیسے اس علاقے کے لوگوں، ہمسایوں، کونسلرز اور میئر کو جماعت کی امن پسندی کا علم ہوا تو انہوں نے ہمارے حق میں آواز اٹھائی اور اسی بات کا اعادہ میئر نے ہماری ایک استقبالیہ تقریب میں بھی کیا کہ جماعت کو مرکز بنانے میں کوئی روک نہیں ہونی چاہئے۔

حضور نے اٹلی میں ...... بھجوانے کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو اصلاح نفس اور نیک نمونہ قائم کرنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ آپ اس ملک میں رہ رہے ہیں جس کے ایک حصہ میں عیسائیت کی خلافت کا مرکز ہے۔ یہاں پاپائیت کے نظام کو قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہاں کے لوگوں کی اکثریت بھی کیتھولک عیسائیوں کی ہے جو پوپ کے ماننے والے ہیں۔ یہاں فی الحال باقاعدہ مربی نہیں ہے۔ آپ سب اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کریں کہ انتظامیہ سمجھ جائے کہ جس جماعت کے عام لوگ اتنے اچھے ہیں ان کے مشنری کا بھی بہت اعلیٰ معیار ہوگا۔ اس لئے ہر احمدی کو احمدیت کا سفیر بننے کی ضرورت ہے۔

حضور نے پورے ملک میں مربیان اور بیوت الذکر کا جال بچھانے اور مسیح موعودؑ کے ماننے والوں کی کثرت ہونے کی خواہش کا اظہار فرمایا اور اس مقصد کے حصول کیلئے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اپنے عہد بیعت کا پاس کریں۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کے تعلق کو مضبوط کریں۔ عیسائیت نے جس تثلیث کو کئی صدیوں میں پھیلایا ہے آپ اسے پھر توحید میں بدل دیں۔ تقویٰ میں ترقی کریں۔ اپنے مقصد پیدائش کو سمجھیں۔ اپنی حالتوں پر غور کریں۔ آپس کے تعلقات کو بھائی چارے کی مثال بنا دیں۔

حضور انور نے جماعت اٹلی سے تعلق رکھنے والے مختلف اقوام کے افراد سے مخاطب ہو کر انہیں دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا کہ یہاں کی جماعت کی اکثریت تو پاکستانی احمدیوں کی ہے جنہیں یہاں مذہبی لحاظ سے سکون ملا ہے اور اکثریت کے مالی حالات بھی اچھے ہوئے ہیں۔ دوسری بڑی تعداد افریقن (بالخصوص غانین) احمدیوں کی ہے۔ افریقیوں کے بڑوں نے تثلیث کو چھوڑ کر توحید کو اختیار کیا تھا۔ اس لئے آپ کی ذمہ داری ہے کہ عیسائیوں کو توحید کا پیغام پہنچائیں۔ اٹلی میں آباد مراکش اور الجزائر کے احمدیوں سے آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان میں سے بعض نے مجھے ملاقاتوں کے دوران بتایا ہے کہ انہیں احمدیت کی سچائی خوابوں کے ذریعہ معلوم ہوئی ہے۔ فرمایا احمدیت قبول کرنے کی توفیق پانا یقیناً ان کی کسی نیکی کی وجہ سے ہے اور خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ پس اس احسان پر شکر کریں۔ آپ اپنی تمام زندگی بھی کوشش کریں تو اس کا بدلہ نہیں اتار سکتے۔ تاہم اس کی شکرگزاری کے اظہار کے طور پر اپنے ہم قوموں اور ہم وطنوں کو بھی احمدیت کا پیغام پہنچاتے چلے جائیں۔

حضور نے بنگالی احمدیوں کو بھی اسی نہج پر کام کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضور انور نے عبادت اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایک عبادت کرنے والا انسان ہی حقیقی عبد رحمان کہلا سکتا ہے۔ نماز تمام عبادات کا مغز ہے۔ آپ بھی بیت الذکر بنانا چاہتے ہیں اور روم کے احمدیوں نے بھی ایسی ہی خواہش کا اظہار کیا ہے لیکن اگر پانچ نمازیں ادا کرنے کی طرف ہی آپ کی توجہ نہیں تو سنٹر کی عمارت یا بیت الذکر کا کیا فائدہ؟ نمازوں کی سستی دور کرنے کے لئے دعا کے خطوط لکھنے والوں کو نصیحت فرمائی کہ میری دعائیں بھی اس وقت کام کریں گی جب آپ خود بھی کوئی عملی قدم اٹھائیں گے۔

حضور انور نے اسلامی اصول کی فلاسفی سے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کا مقصد پیدائش خدا کی پرستش ہے اور اسی سے سچی خوشحالی ملتی ہے۔

حضور انور نے خلافت کے بابرکت نظام کی

اہمیت اور برکات کا بھی تذکرہ فرمایا کہ آج یہ بات بڑی شد و مد سے کہی جا رہی ہے کہ نظام خلافت ہونا چاہئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے جس نظام خلافت کو چلایا ہے اسے اکثریت ماننے کو تیار نہیں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ پر احسان فرمایا ہے جو آپ کو مسیح موعود کو ماننے کی توفیق دی ہے اور نظام خلافت کے سائے میں لاکر آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا ہے۔ اس لئے تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت سے فیض پانے کیلئے ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط رکھی ہے اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کی طرف تبھی توجہ ہوگی جب ہم اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن میں ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ اس ضمن میں حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 103 پیش فرمائی جس میں مومنوں کو یہ نصیحت کی گئی ہے اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے مطابق اختیار کرو اور تم پر ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔ فرمایا کہ انسان پر کسی وقت بھی کمزوری کی حالت آسکتی ہے اس لئے انجام بخیر کی دعا بھی بڑی اہم اور ضروری دعا ہے۔

حضور انور نے احباب جماعت کو حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی نصیحت فرمائی اور اس بارہ میں حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد پیش فرمایا کہ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔

حضور انور نے نظامِ جماعت کی اطاعت اور احترام کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر فرد جماعت کا اپنے عہدے دار کے ساتھ مکمل تعاون اور اطاعت کا جذبہ ہونا چاہئے۔ اور ہر عہدے دار اپنے سے بالا عہدے دار کی اطاعت کے اعلیٰ معیار پر فائز ہونا چاہئے۔

انتظامی نقطہ نظر سے ایک اصلاح کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیمیں اپنے دائرہ میں بے شک آزاد ہیں اور خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں لیکن ان کا ہر عہدے دار بھی عام فرد جماعت کی طرح جماعتی نظام کا پابند ہے۔ اطاعت لازمی ہے دعوت الی اللہ کی کوششوں کے پھل دیکھنے کے لئے یکجان ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اختلافات کی صورت میں بھی دعا سے کام لیں اور اختلاف کی بات کو میرے علم میں بھی لائیں لیکن اطاعت میں فرق نہیں آنا چاہئے۔

حضور انور نے احباب جماعت اور عہدیداروں کو بالخصوص اعلیٰ نمونے قائم کرنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جمعہ کی نماز کے بعد جب حضور انور Marquee سے باہر تشریف لائے تو مکرم منیر عودہ صاحب سامنے کھڑے نظر آئے۔ حضور انور نے ان کو بلا کر پہلے خیریت پوچھی اور پھر دریافت فرمایا کہ کیا streaming ٹھیک ہوگئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ جی حضور انور ٹھیک ہوگئی تھی اور کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ یہ سن کر حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب جا کر آرام کرلیں۔

جمعہ سے قبل محترم صدر صاحب نے حضور سے لجنہ کی اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ جمعہ کے بعد حضور انور چند منٹ کیلئے لجنہ کی طرف تشریف لائیں اور اس پر حضور انور نے فرمایا تھا کہ کوئی ضرورت تو نہیں۔ ملاقاتیں ہوگئی ہیں۔ پھر جمعہ کی نماز کے بعد بھی درخواست محترم مربی صاحب نے بھی کردی تو حضور انور نے انہیں بھی وہی جواب دیا جو پہلے محترم صدر صاحب کو دے چکے تھے۔ تاہم جب حضور انور اپنی کار کے قریب پہنچے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کار میں بیٹھے ہوئے نہ دیکھا تو فرمایا کہ ابھی آئیں نہیں؟ کسی نے کہا کہ وہ کہہ رہی ہیں کہ حضور کی لجنہ کی طرف تشریف آوری کا انتظار ہے۔ اس پر حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے اور اس طرح لجنہ کی یہ خواہش بھی خدا نے پوری کردی کہ وہ حضور انور کے دیدار سے اپنی آنکھیں ایک دفعہ اور ٹھنڈی کرسکیں۔

## ملاقاتیں

نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ واپس ہوٹل Med تشریف لے گئے اور پھر ساڑھے پانچ بجے شام ملاقاتوں کے لئے دوبارہ ''بیت التوحید'' تشریف لائے۔ آج ملاقاتوں کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے 34 فیملیز اور 33 افراد سے الگ الگ ملاقاتیں کیں اور ایک بچی عزیزہ مہوش دانیہ بنت مکرم ظہیر احمد صاحب جاوید سے ملاقات کے دوران قرآن کریم کا کچھ حصہ سن کر اس کی آمین بھی کروائی۔ گزشتہ روز بھی حضور انور ایدہ اللہ نے قدرے بڑی نظر آنے والی ایک اور بچی کی آمین بھی ان کی ملاقات میں کروائی تھی۔ آج ملاقات کرنے والوں میں عرب، بنگلہ دیشی، غانین اور پاکستانی احباب وخواتین شامل تھے۔

ایک دوست جو کہ مصر سے تعلق رکھتے ہیں وہ اپنی بیوی کے ساتھ ملاقات کے لیے جمعہ کے روز آئے۔ ان کی اہلیہ پولینڈ سے تعلق رکھتی ہیں۔ حضور نے دونوں سے پوچھا کہ کب بیعت کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ بیوی نے ابھی بیعت کرنی ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ جمعہ کے بعد بیعت میں شامل نہیں ہوئیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بلند آواز سے الفاظ بیعت نہیں دہرائے لیکن دل میں دہراتی رہی ہوں تو حضور انور نے فرمایا کہ پھر بیعت ہوگئی ہے۔

اس کے بعد پھر حضور نے ان سے دریافت فرمایا کیا آپ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ جی حضور اور ساتھ ہی اپنی ٹوپی اتار کر اپنے ماتھے پر بنا ہوا نشان دکھایا۔ حضور نے مسکرا کر فرمایا کہ بہت اچھا ہوا اور پھر نصیحتاً فرمایا کہ دعائیں کریں اور اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ ان صاحب نے عرض کی کہ ان کو اٹلی میں residence کے کاغذات کے حصول میں کچھ پیچیدگی تھی۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کا خط لکھا تو یہ مسئلہ غیر متوقع طور پر اچانک حل ہوگیا۔ اس کے علاوہ یہ خواہش تھی کہ میری بیوی بھی بیعت کرلے اور آج یہ خواہش بھی پوری ہوگئی ہے۔ اب تیسری خواہش اولاد کی ہے۔ حضور انور سے دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور نے ان کے حق میں دعائیہ کلمات فرمائے۔ اللہ اپنے فضل سے انہیں نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے۔

ایک اور دوست نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ بیعت کرنے سے قبل انہوں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا جس کی شکل حضور سے ملتی تھی۔ بعد میں انہوں نے جب MTA پر حضور انور کو دیکھا تو یقین ہوگیا کہ خواب میں آپ ہی کو دیکھا تھا اور اس کے فوراً بعد بیعت کرلی۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جب ان کی عمر کوئی 17 سال تھی تو تب انہوں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا جس کے ہاتھوں سے روشنی نکل رہی تھی۔ خواب میں ہی ان کو پتہ تھا کہ یہ ...... ہیں لیکن ان کا چہرہ مبارک آپ (یعنی حضور انور) سے مشابہت رکھتا تھا۔ انہوں نے کہا حضور مجھے اس طرح کی بہت خوابیں آتی ہیں تو حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خوابوں کو اچھے رنگ میں پورا کرے۔

ان صاحب نے اپنی کچھ ذاتی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بیعت کرنے کے بعد ان کی بیوی نے طلاق مانگ لی ہے تو کیا مجھے اپنی بیوی کو طلاق دے دینی چاہئے؟ حضور انور نے فرمایا کہ صلح کی کوشش کریں لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو طلاق دینا ہی بہتر ہے۔

ایک اور دوست جو کہ ملاقات کے لئے اپنی بیوی کے ساتھ آئے ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ اولاد نہیں ہے اور دعا کی درخواست کی۔ حضور نے دعا بھی کی اور طبی نقطہ نظر سے چند سوال بھی کئے اور پھر فرمایا کہ ساری تفصیل مجھے خط میں لکھ کردیں میں انشاء اللہ دوائی بھی تجویز کروں گا۔

عرب دوستوں کی ملاقاتوں کے دوران محترم عبدالفاطر ملک صاحب کو اٹالین میں ترجمہ کرنے کی سعادت ملی جبکہ بعض ملاقاتوں کے دوران محترم منیر عودہ صاحب (آف لندن) کو بھی عربی میں ترجمانی کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق عطا ہوئی۔

ملاقاتوں کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ نماز کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو راستے میں کھڑے چند دوستوں کو چائے پیتے دیکھ کر بڑی شفقت سے لیکن بے تکلف انداز میں فرمایا کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ پہلے نماز پڑھ لیں۔ چائے بعد میں پی لیں۔ ان دوستوں نے فوراً چائے وہیں چھوڑی اور نماز کے لئے چل دیئے۔

## میئر اور آرکیٹیکٹ سے ملاقات

آج ملاقاتوں کے دوران پونے سات بجے San Pietro in Casale کے میئر جناب Roberto Bruneli بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان کی ملاقات کا اہتمام مشن ہاؤس کے آرکیٹیکٹ صاحب کی خواہش پر کیا گیا تھا۔ پہلے تو حضور اقدس نے ان دونوں سے خیریت دریافت کی اور پھر فرمایا کہ بیت کے بارہ میں کیا سوچا ہے؟

میئر نے وضاحت کی کہ مشن ہاؤس والی زمین پر بیت تعمیر کرنے کی اجازت کا procedure پیچیدہ ہے کیونکہ یہ زرعی علاقہ ہے اور اس کی change of designation کا اختیار لوکل میونسپلٹی کے ہاتھ میں نہیں بلکہ صوبائی سطح پر اس کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی متبادل جگہ دیکھنی پڑے گی۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ذہن میں کوئی متبادل جگہ ہے تو انہوں نے کہا کہ یہاں سے دو کلومیٹر کے فاصلہ پر دو جگہیں ہیں جہاں پرانی عمارتیں ہیں اور recovery and renovation کے پراجیکٹ میں بیت کی تعمیر کا پراجیکٹ بھی شامل کروانے کی کوشش کی جاسکتی ہے لیکن یہ کام بھی پیچیدہ ہے اور اس کیلئے کافی سوچ سمجھ کر چلنا ہوگا۔ نیز یہ کہ اس پراجیکٹ میں لوکل کمیونٹی کے ساتھ exchange کا کوئی پہلو بھی رکھنا ضروری ہوگا اور اس کے لئے ہمارے موجودہ مشن ہاؤس کی جگہ کا ہماری ملکیت ہونا بہت مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے ہمیں اس کا ادراک ہے۔

آخر میں آرکیٹیکٹ صاحب نے مزاح کے رنگ میں کہا کہ میں تین دن میں تیسری بار حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کررہا ہوں۔ کہیں حضور مجھے دیکھ دیکھ کر اُکتا تو نہیں گئے۔ اس پر حضور نے بڑی شفقت کے ساتھ انہیں مخاطب کرکے فرمایا کہ آپ ہمارے دوست ہیں اور ہم جب دوست بنتے ہیں تو ہماری دوستیاں ہمیشہ رہنے والی دوستیاں ہوتی ہیں۔ اور یہ کہ ہم جب اپنے دوستوں سے ملتے ہیں تو ہمیں اذیت نہیں بلکہ بہت خوشی ہوتی ہے۔ اس لئے آپ سے مل کر بھی خوشی ہی ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے تجویز پیش کی کہ حضور انور ان کو جلسہ یوکے پر آنے کی دعوت دی جاسکتی ہے تو حضور انور نے فرمایا کیوں نہیں۔ ضرور آئیں۔ آرکیٹیکٹ صاحب نے فوراً ہاتھ کھڑا کرکے کہا کہ میں تیار ہوں لیکن میئر صاحب نے کہا کہ مجھے اس بارہ میں سوچنا ہوگا۔ حضور انور نے ان کو حوصلہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پروگراموں میں بڑے بڑے سیاست دان شامل ہوتے ہیں۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ میئر صاحب نے بطور وضاحت عرض کی کہ میں ڈرتا نہیں ہوں۔ صرف یہ ہے کہ غیر ممالک میں سفر بہت کم کیا ہوا ہے۔ اس لئے سوچنا ہوگا اور بیوی سے بھی مشورہ کرنا پڑے گا۔

آخر میں اجازت لینے سے پہلے آرکیٹیکٹ صاحب نے کہا کہ کل حضور انور سے ملاقات کے بعد ہمارے لئے ایک نشان ظاہر ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ کل جب ہم نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی تو میرے بیٹے کے ذہن میں ہمارے

بزنس کے بارہ میں دعا کا خیال تھا۔ ہمارا ایک client ڈیڑھ سال کے عرصہ سے پیسوں کی ادائیگی نہیں کر رہا تھا لیکن حضور کی دعا کے نتیجہ میں آج صبح ہی اس نے ادائیگی کر دی ہے۔ الحمدللہ

ایک غیر کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کے اس اعتراف پر موقعہ کی مناسبت سے حضور کی اٹلی میں رہنے والے ایک بچے کی صحت کے لئے دعا کی قبولیت کا نشان بھی یہاں بیان کر دوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔

اٹلی میں قافلہ کی ضیافت کیلئے محترم زمان صاحب اپنی ٹیم کے ساتھ ہمیشہ مستعد رہتے تھے۔ پاکستان سے 2009ء میں یہ دوست اٹلی آئے۔ آنے سے پہلے ان کے 7/8 سالہ بیٹے عمر کو محلے کے غیر از جماعت بچوں نے سکول سے واپسی پر دونوں بازوؤں سے پکڑ کر یہ کہتے ہوئے ٹانگوں اور ٹھڈوں سے مارا کہ یہ مرزائی ہے اِسے مارو۔ اس واقعہ کے دو تین دِن کے بعد اِس کی ٹانگ اکڑ گئی۔ ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد کہا کہ بچہ ٹھیک ہے۔ اسے کچھ نہیں ہوا۔ اسے گھر سے باہر کھیلنے کیلئے بھیجا کریں۔ کچھ دنوں کے بعد اس کی ٹانگ کی پنڈلی پر گوشت اکٹھا ہو گیا۔ ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے ایک ٹیوب لکھ کر دی۔ دو تین دفعہ لگانے سے ٹانگ تو ٹھیک ہوگئی۔ لیکن اٹلی پہنچ کر اِس کی حالت مزید خراب ہوتی چلی گئی۔ سینہ پھول جاتا اور پیٹ اندر کو چلا جاتا۔ سر اور گردن پیچھے کو لٹک جاتی۔ ہسپتال والوں نے مختلف بلڈ ٹیسٹ کئے جو کہ کلیئر تھے اُس کے بعد اُنھوں نے MRI کیا اور جسم کے مختلف ٹیسٹ لئے۔ ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال بھیجتے گئے لیکن کسی بھی ڈاکٹر کو کوئی سمجھ نہ آئی۔ پھر اُنھوں نے اٹلی کے سب سے بڑے ہسپتال میں بھیج دیا۔ اُنہوں نے بھی ٹیسٹ کیا لیکن اُن کو بھی کچھ پتہ نہ چلا۔ بہر حال ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی اور دیسی ہر قسم کے علاج کئے گئے لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ اس تکلیف کے دوران وہ حضور انور ایدہ اللہ کو دُعا کیلئے بھی لکھتے رہے۔ بچہ خود بھی ہر روز ٹیلی فون پر دفتر PS میں دُعا کیلئے پیغام لکھواتا رہا اور پھر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضور انور کی دعاؤں کی برکت سے عمر کو آہستہ آہستہ معجزانہ طور پر ٹھیک کر دیا۔ جب والدین اسے لے کر دوبارہ ہسپتال گئے تو ڈاکٹر کا منہ کھُلے کا کھُلا رہ گیا۔ کہنے لگا کہ اس طرح کے مریض کی حالت بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے۔ یہ واپس کیسے کھڑا ہو گیا۔ ہماری کتابوں میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اُس کے مطابق تو کوئی ایسا مریض نہیں جس کے جسم کی یہ پوزیشن ہو اور وہ ٹھیک ہو گیا ہو۔ وہ بچہ جو نہ لیٹ سکتا تھا نہ کھڑا ہو سکتا تھا اَب اللہ کے فضل اور پیارے حضور کی دعاؤں سے بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ خوشی سے سکول جاتا ہے۔ کھیلتا ہے۔ سائیکل چلاتا ہے۔ ہم بھی ہر روز اس بچے کو ادھر ادھر دوڑتے بھاگتے اور مختلف قسم کی خدمتیں کرتے دیکھتے رہے ہیں۔ اللہ اس کی عمر اور صحت میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

ڈپلومہ انجینئر محمد شفیق صاحب

# عارضی ارتھنگ، برقی صدمہ کا علاج

## اور جنریٹر سے متعلق کارآمد باتیں اور مفید معلومات

بجلی کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے گرمی اور مچھروں سے بچنے کے لئے پورٹیبل جنریٹر استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کو چلانے سے قبل برقی صدمہ سے بچاؤ کے لئے ان کو ارتھ (Earth) لازمی کروالینا چاہئے۔

### عارضی ارتھنگ

اگر کسی وجہ سے قوانین بجلی کے مطابق درست ارتھنگ کرانی ممکن نہ ہو تو اس صورت میں پانی کے ہینڈ پمپ بشرطیکہ اس کے تمام پارٹس (Parts) دھاتی ہوں کو عارضی ارتھنگ کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر پودوں والی جگہ (جہاں روزانہ پانی دیا جاتا ہو) پر لوہے کے 1/2 انچ موٹے اور 10 سے 12 فٹ لمبے سریا کو گاڑھ کر اسے ارتھنگ کے لئے بھی عارضی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (خاکسار کا ارتھنگ پر مضمون روزنامہ الفضل 31 اگست 1991ء اور IAAAE کے ٹیکنیکل میگزین 2004-05ء میں شائع ہو چکا ہے)

### برقی صدمے کا علاج

کوشش کرنی چاہئے کہ اول تو برقی صدمہ ہی نہ لگے۔ اگر خدانخواستہ لگ بھی جائے تو مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کے طریقہ پر عمل کر کے انسانی قیمتی جان کو بچایا جاسکتا ہے۔

مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کے کئی طریقے ہیں مگر سب سے زیادہ مؤثر آسان اور جدید (Mouth to Mouth) یعنی اپنے منہ سے زور کے ساتھ مریض کے منہ کے راستے اس کے پھیپھڑوں میں ہوا پہنچانے کا طریقہ۔ اس طریقہ کو سب سے اچھا تصور کیا جاتا ہے۔ خاص کر بچوں کے لئے یہ طریق بہت ہی مؤثر آسان اور بہترین ہے۔ متاثرہ شخص کو پشت کے بل سیدھا لٹائیں۔ منہ اور گلے میں اگر کوئی چیز سانس میں رکاوٹ پیدا کرنے والی ہو تو اسے باہر نکال دیں۔ کسے ہوئے کالر اور ٹائی وغیرہ کو ڈھیلا کر دیں۔

مریض کے سر کی طرف (بہتر ہے کہ بائیں طرف) اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو مریض کے دانتوں کے درمیان داخل کریں اور نچلے جبڑے کو باہر کی طرف اتنا کھولیں کہ نچلے دانت اوپر والے دانتوں کی نسبت آگے آجائیں۔

مریض کے ناک کو اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے دبا کر بند کر دیں۔

اپنا منہ کھول کر مریض کے منہ پر رکھیں اور مریض کے پھیپھڑوں میں تیزی سے ہوا داخل کریں۔ حتیٰ کہ اس کی چھاتی پھول جائے (اس عمل کے دوران مریض کے منہ یا ناک کے راستے ہوا خارج نہیں ہونی چاہئے)

مریض کے پھیپھڑوں میں ہوا داخل کرنے اور خارج کرنے کا عمل 12 سے 20 دفعہ فی منٹ ہونا چاہئے۔ مریض کے پھیپھڑوں میں ہوا داخل کرنے اور خارج کرنے کے درمیانی وقفہ میں فرق یکساں ہونا چاہئے۔

چھوٹے بچوں کی صورت میں بچے کی ناک اور منہ دونوں کو اپنے منہ کے اندر رکھنا چاہئے۔

اگر کوئی شخص مریض کے منہ پر اپنا منہ رکھنا پسند نہ کرے تو وہ مریض کے منہ پر ململ کا کپڑا رکھ کر یہ عمل دہرا کر مریض کو موت کے منہ میں جانے سے بچا کر اسے ایک نئی زندگی حاصل کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔

(خاکسار کا برقی صدمے سے بچاؤ اور علاج کی تدابیر پر مضمون روزنامہ الفضل مورخہ 13 ستمبر 2006ء میں شائع ہو چکا ہے)

جنریٹر کے انجن کو چلانے کے لئے Fossil Fuel (فاسل فیول) یعنی پٹرول، ڈیزل اور قدرتی گیس بطور فیول (Fuel) کے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جس سے انجن سے زہریلا دھواں (Poisonous Exhaust) خارج ہوتا ہے جو دل، پھیپھڑوں اور دمہ کے مریضوں کے علاوہ بچوں اور بوڑھے افراد کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ ان جنریٹروں کو جہاں تک ممکن ہو سکے کم سے کم حد تک استعمال کیا جائے تا کہ فضائی آلودگی میں اضافہ نہ ہو۔ اگر ممکن ہو تو رات کا کھانا غروب آفتاب سے پہلے کھالیا جائے اور بچوں کو ہوم ورک وغیرہ کروالیں۔ رات کے وقت ضرورت کے مطابق ہی سیلنگ/پیڈسٹل فین وغیرہ اور اشد ضرورت کے لئے لائٹ آن کریں۔ بہتر یہی ہے کہ بتدریج تھوڑی سی گرمی برداشت کرنے کی عادت ڈالیں اور پنکھی کو بھی استعمال کریں۔ اس سے ورزش بھی ہوگی اور دل مضبوط ہوگا۔

جنریٹر کو کھلی ہوا میں شیڈ (Shed) وغیرہ کے نیچے رکھ کر چلائیں۔ بارش، نمی اور تیز دھوپ سے بچائیں۔

جنریٹر کو چلانے کے بعد جب وولٹ میٹر (Volt Meter) 220V ریڈنگ دے تب بجلی کا لوڈ یعنی پنکھے اور لائٹس وغیرہ کم سے کم آن کریں۔ اس سے جنریٹر کی لائف میں اضافہ ہوگا اور فیول کے اخراجات بھی کم ہوں گے اور سب سے اہم بات یہ کہ فضائی آلودگی میں اضافہ بھی کم ہوگا۔

جنریٹر کا سائز معلوم کرنے کے لئے معلوم ہونا چاہئے کہ حسابی کام کے لئے ایک سیلنگ/پیڈسٹل فین 100 واٹ کا شمار کیا جاتا ہے۔ حسابی الجھنوں میں پڑنے سے بہتر ہے کہ ڈیلر کو بتا دیں کہ آپ نے بجلی کے کون کون سے اور کتنی تعداد میں آلات آن کرنے ہیں تو وہ خود ہی آپ کو مناسب سائز کا جنریٹر دے دے گا۔

کسی بھی جنریٹر کی کام کرنے کی صلاحیت 100 فیصد نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ عملی طور پر 80,70 فیصد ہوتی ہے۔ یہ انجن کی حالت پر منحصر ہوتا ہے۔ جیسے جیسے انجن پرانا ہوتا جاتا ہے اس کی کارکردگی کی صلاحیت بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ اس لئے جنریٹر پر کم سے کم لوڈ ڈالیں تا کہ جنریٹر زیادہ عرصہ تک کام دیتا رہے۔

اگر جنریٹر کے چلنے کے دوران اس کی آواز میں کوئی غیر معمولی تبدیلی سنائی دے تو اسے فوراً بند کر دیں اور اس کام کے کسی ماہر سے چیک کروائیں۔

جنریٹر کو مناسب وقفہ سے اس کام کے کسی ماہر سے ضرور چیک کرواتے رہا کریں۔

سیفٹی فرسٹ (Safety First) کے تحت ننگے پاؤں اور نہ ہی گیلے ہاتھوں سے جنریٹر کو آن یا آف کریں۔

جنریٹر کی فیول ٹینکی میں فیول جنریٹر کو آف کر کے اور ٹھنڈا ہونے پر ڈالیں ورنہ گرم جنریٹر پر فیول گرنے سے آگ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

بعض صاحب حیثیت افراد میٹھی نیند کو چھوڑ کر Wapda کی بجلی آنے کے بعد بھی جنریٹر کو بند کرنا پسند نہیں کرتے اور جنریٹر چلنے دیتے ہیں۔ انہیں مالی نقصان کی پرواہ نہیں ہوتی۔ مگر یہ افراد فضائی آلودگی میں بلاوجہ اضافہ کرنے کا باعث ضرور بنتے ہیں اور خدا کی مخلوق کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لئے واپڈا کی بجلی بحال ہوتے ہی جنریٹر کو بند کر دینا مخلوق خدا کی خدمت بھی ہے اور مالی بچت بھی۔ یہ بچایا ہوا پیسہ غرباء کی خدمت کے لئے بھی دیا جاسکتا ہے۔

فیول کو گھر میں کسی ایسی محفوظ ترین جگہ پر رکھیں جہاں قریب آگ نہ جلائی جاسکے اور نہ ہی حقہ سگریٹ وغیرہ پینے کا چانس ہو اور بچوں کی پہنچ سے بھی دور ہو۔ جنریٹر کے قریب ریت اور پانی کی ایک ایک بالٹی ضرور رکھیں تا کہ فیول کو آگ لگنے کی صورت میں اس پر ریت ڈال کر بجھایا جاسکے اور لکڑی وغیرہ کو آگ لگنے کی صورت میں پانی استعمال کریں۔ اگر خدانخواستہ کسی فرد کے کپڑوں کو آگ لگ جائے تو اس پر فوراً کمبل ڈال کر فرش پر رول کریں۔ آگ بجھنے پر متاثرہ فرد کو کسی قریب ترین ہسپتال میں پہنچانے کی کوشش کریں۔

خود ہی جنریٹر کے الیکٹریکل سرکٹ کو کھول کر ٹھیک کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں اور اسی طرح نہ ہی انجن کو کھول کر درست کرنے کی کوشش کریں بلکہ اس کام کے کسی ماہر کی مدد حاصل کریں۔

کسی ایسی کمپنی کا جنریٹر خریدنے کی کوشش کریں کہ جس کے سپیئر پارٹس وافر مقدار میں لوکل مارکیٹ میں دستیاب ہوں۔

# ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

## 9 مئی 2010ء

| | |
|---|---|
| 1-30 am | بین الاقوامی جماعتی خبریں |
| 2-05 am | بستان وقف نو |
| 3-15 am | راہ ھدیٰ |
| 4-45 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مئی 2010ء |
| 5-55 am | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ |
| 6-25 am | یسرنا القرآن |
| 6-45 am | تلاوت |
| 6-55 am | لقاء مع العرب |
| 8-00 am | خبرنامہ |
| 8-15 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مئی 2010ء |
| 9-25 am | فیتھ میٹرز |
| 10-30 am | آئل پینٹنگ |
| 11-00 am | تلاوت، درس حدیث |
| 11-35 am | گلشن وقف نو |
| 12-30 pm | فیتھ میٹرز |
| 1-35 pm | شہد کی مکھی |
| 2-10 pm | جلسہ سالانہ برکینا فاسو 2004ء |
| 3-00 pm | انڈونیشین سروس |
| 4-00 pm | سپینش سروس |
| 5-00 pm | تلاوت |
| 5-10 pm | درس حدیث |
| 5-35 pm | یسرنا القرآن |
| 6-00 pm | بنگلہ پروگرام |
| 6-55 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مئی 2010ء |
| 8-05 pm | گلشن وقف نو |
| 9-00 pm | خبرنامہ |
| 9-30 pm | فیتھ میٹرز |
| 10-30 pm | یسرنا القرآن |
| 11-00 pm | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 11-30 pm | عربی سروس Live |

## 10 مئی 2010ء

| | |
|---|---|
| 1-35 am | شہد کی مکھی |
| 2-05 am | گلشن وقف نو |
| 3-00 am | خطبہ جمعہ |
| 4-00 am | کچھ یادیں، کچھ باتیں |
| 5-00 am | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ |
| 5-40 am | تلاوت |
| 5-55 am | یسرنا القرآن |
| 6-20 am | بین الاقوامی جماعتی خبریں |
| 6-55 am | لقاء مع العرب |
| 8-00 am | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ |
| 8-20 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 2010ء |
| 9-20 am | شہد کی مکھی |
| 10-15 am | سوال وجواب |
| 11-00 am | تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں |
| 12-00 pm | حضور انور کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ یوکے کی ایک نشست |
| 1-05 pm | سیرت النبی ﷺ |
| 2-00 pm | فرنچ ملاقات |
| 3-00 pm | انڈونیشین سروس |
| 4-20 pm | جلسہ سالانہ تقاریر |
| 5-00 pm | تلاوت اور بین الاقوامی جماعتی خبریں |
| 6-00 pm | بنگلہ پروگرام |
| 7-05 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2009ء |
| 8-15 pm | جلسہ سالانہ تقاریر |
| 9-00 pm | خبرنامہ |
| 9-20 pm | حضور انور کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ یوکے کی ایک نشست |
| 10-35 pm | فرنچ کلاس |
| 11-00 pm | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 11-30 pm | عربی سروس |

## درخواست دعا

مکرم مبارک احمد شاہد صاحب کارکن نظامت جائیداد تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد انور صاحب مرحوم کافی دنوں سے بخار میں مبتلا ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ڈاکٹر کیپٹن اورنگ زیب صاحب کے والد محترم مرزا افضل بیگ صاحب حلقہ مغل پورہ لاہور کو فالج کا اٹیک ہوا تھا اور سی ایم ایچ لاہور میں زیر علاج اور داخل رہے۔ ہسپتال سے ڈسچارج ہوکر گھر آ گئے ہیں۔ پہلے سے بہت بہتر ہیں لیکن ابھی بازو پر فالج کا اثر ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو پھیپھڑوں کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

# رابندرا ناتھ ٹیگور۔ بنگالی کا عظیم شاعر اور ڈرامہ نگار

بنگلہ زبان کا مشہور شاعر اور برصغیر کا پہلا نوبیل انعام یافتہ رابندر ناتھ ٹیگور (Rabindra Nath Tagore) 7 مئی 1861ء کو کلکتہ میں مہارشی دیوندرا ناتھ کے ہاں پیدا ہوا۔ اس کا اصل نام رابندر ناتھ ٹھاکر تھا اور خاندانی نام ٹیگور تھا۔ بچپن میں رابی کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

کم عمری ہی میں رابندر کی ماں کا انتقال ہوگیا۔ آٹھ برس کی عمر میں شعر کہنے شروع کر دیئے۔ 14 برس کی عمر میں اس کی شاعرانہ اور ادیبانہ کوششیں رنگ لائیں۔ سکول پڑھنے جاتا تو راستے ہی سے غائب ہو جاتا۔ لہٰذا زیادہ تر تعلیم گھر پر اتالیقوں سے حاصل کی۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن چلا گیا جہاں قانون کی تعلیم حاصل کی۔ مگر اس کا ذہن جلد پڑھائی سے اکتا گیا اور وہ شاعری کی طرف راغب ہوگیا۔ اس کی نظمیں سب سے پہلے ایک ماہوار رسالے میں شائع ہوئیں۔ جب اس کے بھائی جیوندر ناتھ نے بھارتی رسالہ نکالنا شروع کیا تو اسے اس رسالے کی مجلس ادارت کا رکن بنالیا گیا۔

''سرگزشت شاعر'' اس کی پہلی طویل نظم تھی جو کتابی صورت میں شائع ہوئی۔ آہستہ آہستہ اس نے ڈرامے بھی لکھنے شروع کر دیئے اور موسیقی کی طرف بھی لگاؤ بڑھتا گیا۔ اسے نئے نئے راگ بنانے اور انہیں لفظی جامہ پہنانے میں خاص مہارت حاصل تھی۔ 1901ء میں اس نے بول پور (بنگال) کے مقام پر ''شانتی نکیتن'' کی بنیاد ڈالی۔ اسی برس ناول نویسی بھی شروع کی۔ 1910ء میں شائع ہونے والی ٹیگور کی کتاب ''گیتان جلی'' (Gitanjali) نے اسے بام عروج بخشا اور اس کتاب نے اسے بہت ہی شہرت دی۔ 1913ء میں اسی کتاب پر ادب کا نوبیل انعام حاصل کیا۔

1914ء میں حکومت ہند نے سر کے خطاب سے نوازا۔ جبکہ 1915ء میں سرکار برطانیہ کی طرف سے نائٹ ہڈ (Knight Hood) کا اعزاز ملا۔ لیکن 1919ء میں پنجاب میں عوام پر تشدد کے خلاف احتجاج کے طور پر ''سر'' کا خطاب واپس کردیا۔ نوبیل انعام سے جو روپیہ حاصل ہوا۔ اس سے ٹیگور نے شانتی نکیتن نامی درسگاہ کو یونیورسٹی بنایا۔ اس کے افسانوں کا پہلا مجموعہ 1891ء میں شائع ہوا۔ اس نے اپنی بنگالی تحریروں کا انگریزی ترجمہ کیا۔ جس کے باعث اس کی مقبولیت تمام دنیا میں پھیل گئی۔ اس نے یورپ، جاپان، چین، روس اور امریکہ کا بار بار سفر کیا۔ 1930ء میں ''انسان کا مذہب'' کے عنوان پر لندن میں کئی بلند پایہ خطبات دیئے جو بعد میں کتابی صورت میں شائع ہوکر بہت مقبول ہوئے۔

ٹیگور نے یورپی ممالک اور نیویارک میں اپنی تصاویر کی نمائش کی جو اس نے 68 برس کی عمر کے بعد بنائی تھیں۔ اس نے تین ہزار سے زائد گیتوں پر مختلف دھنیں ترتیب دیں۔ ٹیگور کے کلام میں صوتی اثرات خاص طور پر نمایاں ہیں اور ان کے اشعار موسیقیت سے اس قدر لبریز ہیں کہ انہیں سن کر بے اختیار ایک کیف و مستی کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ بنگال کے اس عظیم شاعر کا انتقال 7 اگست 1941ء کو ہوا۔ ''سندھیا گان، چتر تتھا گان اور پرانگ کال گان'' اس کی مشہور تصانیف ہیں۔ اس کا چھوٹا بھائی اور بھتیجا دونوں ہندوستان کے ممتاز مصور تھے۔

☆......☆......☆

## اعلان دارالقضاء

(مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ ترکہ مکرم ملک دوست محمد صاحب)

مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم ملک دوست محمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 8/14 دارالرحمت برقبہ 1 کنال میں سے 10 مرلہ منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ، مکرمہ امۃ المجید صاحبہ، مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ، امۃ الرشید صاحبہ اور مکرمہ قدسیہ ناہید صاحبہ، مکرم ڈاکٹر ارشد محمود صافی صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکی ہیں۔ نیز خاکسار کا شرعی حصہ میری اولاد میں بحصص برابر تقسیم کر دیا جائے۔

### تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم ملک محمد افضل صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ قدسیہ ناہید صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ امۃ المجید صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرم ڈاکٹر ارشد محمود صافی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

## داخلہ کمپیوٹر کورسز

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہونے والے خدام کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیراہتمام مندرجہ ذیل کمپیوٹر کورسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔داخلہ کے خواہشمند خدام اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروادیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

### کمپیوٹر کا تعارف

ایم ایس آفس، ان پیج

دورانیہ 1 ماہ فیس کورس -/1000 روپے

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ایوان محمود ربوہ)

## جدید اور خودکار سیکیورٹی سسٹم

اپنے گھر، دفتر، دکان اور دیگر عمارات کو سیکیورٹی الارم کے ذریعے محفوظ بنائیں۔ سیکیورٹی سسٹم کے ذریعے دور حاضر میں انتہائی کم قیمت پر اپنی قیمتی اشیاء کو محفوظ بنایا جاسکتا ہے۔

☆ خودکار۔ری چارجنگ سسٹم

☆ آپ کی غیر موجودگی میں دروازہ کھلنے یا ٹوٹنے کی صورت میں ایمرجنسی الارم بجے گا۔ نیز آپ ملک میں کہیں بھی ہوں آپ کے موبائل فون پر اطلاع موصول ہوگی۔ آپ اس آلہ کے ذریعے مکمل اعتماد کے ساتھ کہیں بھی جاسکتے ہیں۔

☆ آسان تنصیب اور گھر کے تمام داخلی راستوں کی نگرانی

☆ بجلی نہ ہونے کی صورت میں بھی سسٹم مکمل طور پر کام کرے گا۔

☆ دیواروں کی مکمل اور خودکار نگرانی (Optional)

رابطہ: دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ربوہ

فون: 0333-6706920,047-6211065

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

### ربوہ میں طلوع وغروب 7 مئی

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:49 |
| طلوع آفتاب | 5:16 |
| زوال آفتاب | 12:05 |
| غروب آفتاب | 6:54 |


ضرورت باورچی
ایک عدد باورچی کی فوری ضرورت ہے
معقول تنخواہ دی جائے گی۔
رابطہ 041-4361695
0333-6611794

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

گل احمد، فردوس، داؤد، S&S لان
نیز بریزہ چکن شفون دوپٹہ دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ: 047-6214300

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر: 047-6211971
فون 6214214
دکان 6216216

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
مجید کلینک گورونانک پورہ
صبح 9 بجے سے 2 بجے تک
ڈینٹل سرجن ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس فیصل آباد
احمد ڈینٹل سرجری
شام 6 بجے سے 10 بجے تک
احمد ڈینٹل سرجری ستیانہ روڈ پیپلز کالونی فیصل آباد
0300-9666540-041-8549093

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
رہائش: 6214840
فون دکان 6212837

FD-10